علامہ مناظر احسن گیلانی مرحوم

# وادیٔ مکّہ ـــــ تسلیم تام کی وادی

اب میرا اونٹ بڑھتا چلا جاتا تھا۔ ڈگ مگ اونچے نیچے ہوتے ہوئے وہ تو منیٰ کے میدان کیطرف جا رہا تھا اور یہاں دیوانے کیلئے وادیٔ مکہ کی ہواؤں کی سنسناہٹ نے "ہو" کا کام کیا، "روح" کو تو کیسے کہوں کہ روحانیت" والے ہی جانیں روح کیسے کھلتی ہے۔ لیکن دماغ کے پٹ کھل گئے۔ مطالعہ کے معلومات مجسّم و متشکل ہو ہو کر سامنے آنے لگے۔ اللہ کے خلیل ابراہیم اوّاہ (صلوات اللہ علیہ وسلامہ) کی اسی وادی میں آمد و رفت کا زمانہ ایسا معلوم ہوتا تھا، ماضی کے پردوں کو چاک کر کے مرے رو برو کھڑا ہوا ہے۔ ایک ایک واقعہ جسکا ذکر کتابوں میں کیا گیا ہے۔ یاد آتا جاتا تھا، شکار کیلئے حضرت ابراہیمؑ کے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام انہی میدانوں میں نکلتے ہوں گے، جراہمہ سے ان کے صہری تعلقات، جراہمہ کا دورِ حکومت، جراہمہ کے بعد عمالقہ کے جبر و زور کے افسانے، اسماعیلی نسل کی ملوکیت، ان کے گزرے ہوئے سلاطین، ان کے خزانے انکی معدنی دولت، ملوک بنی خزاعہ کا مکہ کی حکومت پر استیلا، خزاعی بادشاہوں میں عمرو بن لحی کا عہد اسلامی سے تین ساڑھے تین صدی پہلے مکہ معظمہ میں ان اصنام کو لانا جن کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ ابتداءً ان کی عہد نوح میں ہوئی اور بقول سہیلی ہندوستان میں وہی بت اور مورتیاں کسی زمانہ میں پہونچیں سہیلی کے الفاظ ہیں کہ:

وھذہ اسماء سریانیۃ وقعت الی الھند فسموا بھا اصنامھم التی زعموا انھا صور الدراری السبعۃ وربما کلمتھم الجن من جوفھا ففتنتھم۔ ص $\frac{۶۳}{ج ۱}$ ۔ (عہد نوح کے ان ہی بتوں) کے نام ہندوستان تک پہنچے جو سریانی الفاظ ہیں انہوں نے یہی نام اپنے ان بتوں کے رکھ دئے۔ جن کے متعلق ان کا خیال ہے کہ وہ سبع سیارات کی مورتیں ہیں۔ ان مورتیوں کے پیٹ میں جن کبھی کبھی داخل ہو کر بولتا ہے۔ اور اسی بات نے ہندوستان کے باشندوں کو فتنے میں ڈال دیا۔

الغرض اپنے وطن ہند اور قدیم عرب کے ان تعلقات کے متعلق میرے پرانے مالی خولیاتی خیالات جنمیں ایک خیال وہ بھی ہے جسکا ذکر حافظ ابن قیم جیسے محدّث جلیل نے اپنی مشہور کتاب کتاب الروح میں کیا ہے۔ یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے تھے کہ: خیر وادفی الارض وادی مکّۃ والوادی الذی بالھند۔ ص ۱۷۱ کرۂ زمین پر سب سے بہتر وادی ایک تو مکہ کی ہے اور دوسری وادی ہندوستان کی ہے ـــــ عرب کے کھلے ہوئے اس میدان میں ذہن کو کھل کھیلنے بلکہ زقندیں بھرنے کا خوب موقع ملا۔ اسی راستہ سے کتابوں میں لکھا ہے کہ یمن کے حبشی ہاتھی والے جو کعبہ کو گرانے کیلئے آئے تھے یعنی اصحاب فیل بھاگے تھے۔ اور اسی راستہ کی مختلف منزلوں پر جیسا کہ ایامِ جاہلیّت کے شعراء نے ذکر کیا ہے۔ حبشیوں کی لاشیں گل گل کر گرتی چلی جاتی تھیں جن کو پرندوں سے جھڑنے والی کنکریوں نے عصف ماکول (کھایا ہوا بھوسہ) گویا گوبر بنا کر رکھ دیا تھا۔